45864 ـ والد نے بیٹی اور اس کی ماں سے برا سلوک کیا تو بیٹی نے کینہ و بغض رکھا اور یہ چیز اس کے اور خاوند کے تعلقات پر اثرانداز ہوئی

سوال

میری دو برس قبل شادی ہوئی الحمد للہ میرا خاوند میرے معاملہ میں اللہ سے ڈرتا ہے، لیکن میں اپنے اندر نفسیاتی طور پر رکاوٹ سی محسوس کرتی ہوں کیونکہ میرے والد نے میرے اور میرے بھائیوں اور والدہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جس کی بنا پر میرے اور بھائیوں کے اندر والد کے بارہ میں کینہ اور بغض بھر گیا، حالانکہ میں شادی کر کے اس تکلیف دہ زندگی والے ماحول سے دور ہو چکی ہوں لیکن میں والدہ اور بھائیوں کے غم اور پریشانی میں پریشان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی، کیونکہ وہ اب تك پریشان ہیں جس کے نتیجہ میں میرے خاوند کے ساتھ معاملات پر بھی اثرپڑتا ہے، حالانکہ میرا خاوند میرا احترام بھی کرتا ہے.
لیکن جب وہ اکثر اوقات پریشان دیکھتا ہے تو اس کا صبر جاتا رہتا ہے وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ میں ماحول کو سوگوار بنانا پسند کرتی ہوں، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ کیا کروں ؟
اسی طرح ہم سب بہن بھائی والد صاحب کے برے سلوك کی بنا پر ان کا احترام نہیں کر سکتے، ہمیں اپنے اس بغض کو ختم کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا ؟
یہ علم میں رہے کہ ہم والد صاحب کا احترام کرنے کی کوشش تو کرتے ہیں، لیکن والد صاحب کسی کا احترام نہیں کرتے، اور انہیں مشکل درپیش ہے کہ وہ اپنے سے افضل شخص کو ناپسند کرتے ہیں، اور ان میں ایك اور چیز پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو امتیاز کرنے اور اونچا ہونا پسند کرتے ہیں یعنی وہ چاہتے ہیں کہ لوگ یہ سمجھیں کہ وہ بہت مالدار ہیں حالانکہ والد صاحب تو لوگوں کے مقروض ہیں، برائے مہربانی میری مدد فرمائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کے والد کے متعلق گزارش ہے کہ آپ کے لیے والد کو مسلسل نصیحت کرنا چاہیے، اور اسے یاد دلائیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کے اپنے اور اس کے بیوی بچوں کے بارہ میں اس پر کیا واجب کیا ہے.

والد کو نصیحت کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کرنا ضروری ہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی جانب سے

نصیحت سننا گوارہ نہ کرے، لیکن آپ لوگ ناامید مت ہوں بلکہ اسے اپنے رشتہ داروں یا والد کے دوستوں کے ذریعہ نصیحت ضرور کریں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ والد کو وعظ و نصیحت پر مشتمل کوئی کیسٹ سنا دیں.

دوم:

آپ اپنے خاوند کے بارہ میں اللہ کا تقوی و ڈر اختیار کریں آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے گھر والوں کے غم و پریشانی آپ اپنے خاوند کے گھر منتقل کر دیں اور انہیں خاوند پر ڈال دیں، اور خاص کر جب خاوند آپ کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور آپ اس سے کوئی برا سلوك نہیں دیکھ رہیں تو آپ کے لیے واجب و ضروری ہے کہ آپ بھی خاوند سے حسن سلوك کریں اور اس کی شکر گزار ہوں، اللہ سبحانہ و تعالی کا یہی حکم ہے.

سوم:

کوئی بھی نفس اور جان مرض اور کوتاہی و غلطی سے خالی نہیں ۔ مگر جس پر اللہ رحم کرے ۔ آپ کا والد اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے اوپر دیکھتا ہے، یہ ایك ایسا امر ہے جس میں آپ لوگوں کو اپنے والد پر شفقت کا سلوك کرنا چاہیے نا کہ بغض و کینہ کا.

اور یہ کہ اس نے آپ لوگوں کے ساتھ برا سلوك کیا اور اب تك برا سلوك کرتا ہے یہ تو آپ کے دلوں میں اس پر نرمی و رحمدلی کا موجب ہے، کیونکہ اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے اور اپنے پروردگار سے جا ملے تو تو اسے ان اعمال کی بنا پر بہت زیادہ گناہ ہوگا، اس لیے آپ کو اس پر رحم کرنا چاہیے اور اسے سمجھائیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تیرے والدین تجھے اس پر ابھاریں کہ تو میرے ساتھ شرك کرے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو پھر تم ان دونوں کی اطاعت مت کرو، اور دنیا میں ان کے ساتھ حسن سلوك کرو، اور جو میری طرف رجوع کرتا ہے اس کے راہ کی پیروی کرو، پھر تم سب کا میری طرف ہی پلٹنا ہے تو میں تمہیں ان اعمال کی خبر دوں گا جو تم کرتے رہے ہو لقمان (15).

اور دیکھیں یہ ابراہیم علیہ السلام اپنے مشرك والد سے بڑے ادب و احترام کے ساتھ بات چیت کر رہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے درج ذیل فرمان میں ذکر کیا ہے:

اور کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا بھی ذکر کریں یقینا وہ سچا نبی تھا

جب اس نے اپنے باپ سے کہا اے ابا جان آپ ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ تو سنتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے ہیں اور نہ ہی آپ کا کوئی فائدہ کر سکتے ہیں

اے ابا جان یقینا میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا اس لیے آپ میری بات مان لیں میں آپ کو سیدھی راہ کی راہنمائی کر رہا ہوں

اے ابا جان شیطان کی عبادت نہ کریں یقینا شیطان اللہ رحمن کا نافرمان ہے، اے ابا جان مجھے ڈر ہے کہ آپ کو اللہ رحمن کی جانب سے عذاب پہنچےگا تو آپ شیطان کے دوست بن جائیں گے

اس نے جواب دیا اے ابراہم کیا تو میرے معبودوں سے بےرغبتی کر رہا ہے، اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں رجم کر دوں گا تم مجھے ایسے ہی رہنے دو

{ ابراہیم علیہ السلام نے کہا آپ پر سلامتی ہو، میں آپ کے لیے اپنے رب سے بخشش مانگوں گا یقینی وہ میرے ساتھ بڑا ہی مہربان ہے مریم (41 ـ 47).

دیکھیے نبی ابراہیم علیہ السلام کا اپنے مشرک والد کے ساتھ کیسا ادب و احترام ہے، اور وہ کس طرح اپنے مشرک والد کو مخاطب کرتے ہیں حالانکہ باپ اپنے مسلمان بیٹے کو رجم کرنے کی دھمکی دے رہا ہے، اس واقعہ میں عظیم اور بلیغ فائدہ اور درس ہے کہ اگر کوئی ایسی حالت میں مبتلا ہو جائے تو اسے اپنے والدین کے ساتھ کیسے سلوك کرنا چاہیے ایك نبی ایسا سلوك کر رہا ہے تو اس سے کم درجہ شخص کا حال کیسا ہونا چاہیے ؟!

چہارم:

رہا آپ کو جو غم و پریشانی ہوئی ہے اسے آپ اپنے اعمال کو معطل کرنے والی چیز نہ بنا لیں، کہ یہ پریشانی آپ کو اطاعت و فرمانبرداری سے دور دھکیل دے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے واجب کردہ حقوق میں کوتاہی کرنے کا باعث بننے لگے، مثلا آپ پر اللہ نے جو خاوند کے حقوق واجب کیے ہیں ان میں کوتاہی کا ارتکاب ہو، اور اسی طرح آپ کے والد کو دعوت دینے کے سلسلہ میں جو کچھ آپ پر واجب ہوتا ہے اس میں کوتاہی کرنے لگیں.

ہم آپ کو وقائی یعنی بچانے والی دعا اور دوسری دعائے علاج کی وصیت کرتے ہیں.

دعائے وقائی یہ ہے کہ:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

" اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والجبن والبخل وضَلَع الدين وغلبة الرجال "

اے اللہ میں غم و پریشانی اور عاجزی و کسل اور بزدلی و بخل اور قرض کے بوجھ اور آدمیوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6008).

دعائے علاج یہ ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو بھی کبھی کوئی غم و پریشانی پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی اس کی پریشانی و غم دور کر دیتا ہے، اور اس کے بدلے میں اسے اس پریشانی سے نجات دے دیتا ہے.

" اللهم إني عبدك وابن عبدك وابن أمتك ناصيتي بيدك ماضٍ فيَّ حكمك عدل فيَّ قضاؤك ، أسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك أو علمته أحداً من خلقك أو أنزلته في كتابك أو استأثرت به في علم الغيب عندك أن تجعل القرآن ربيع قلبي ونور صدري وجلاء حزني وذهاب همي "

اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا حکم چلتا ہے، میرے بارہ میں تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنا نام رکھا ہے یا مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا اسے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میرے سینہ کا نور اور میرے غم و پریشانیوں کو دور کرنے والا بنا دے "

راوی کہتے ہیں: عرض کیا گیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اسے سکھا نہ دیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں جس نے بھی اسے سنا اس کے لیے اسے آگے سکھانا ضروری ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (3704) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (199) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .